Rs. 3/-

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۱۲ شمارہ ۴۱ ۱۳ تا ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۰ء ۱۳ تا ۱۹ رجب ۱۴۲۱ھ

اٹل بہاری باجپئی کی زیر قیادت این ڈی اے حکومت کا ایک سال

کیا کھویا کیا پایا

اقلیتوں کے تحفظ اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے جو وعدے این ڈی اے نے اپنے انتخابی منشور میں کئے تھے، گجرات، اڑیسہ، اتر پردیش اور مہاراشٹر میں سنگھ پریوار کی اقلیت دشمن حرکتیں ان کا کھلا منہ چڑا رہی ہیں ... ...

جس وقت آپ یہ سطریں پڑھ رہے ہوں گے اس وقت مسٹر اٹل بہاری باجپئی کی زیر قیادت این ڈی اے حکومت اپنا پہلا ایک سال مکمل کر چکی ہوگی این ڈی اے کی اس حکومت نے گذشتہ سال ۱۳ اکتوبر کو اقتدار سنبھالا تھا۔

کسی بھی حکومت کی کارکردگی کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے اس کا پہلا سال ایک کسوٹی ہوا کرتا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ باجپئی حکومت کی اس ایک سال کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے۔ اس موقع پر قارئین کو خود مسٹر باجپئی اور ان کی حلیف و شریک حکومت پارٹیوں کو بھی دیکھنا چاہئے کہ انھوں نے گزرے ہوئے ایک سال میں ملک اور اس کے عوام کو کیا دیا اور اپنے منشور کی انتخابی منشور میں انھوں نے جو وعدے کئے تھے انھیں کہاں تک ان کی حکومت پورا کرنے میں کامیاب رہی۔

این ڈی اے نے گذشتہ پارلیمانی انتخابات کے موقع پر عوام سے ایک درجن سے بھی زیادہ اہم وعدے کئے تھے جن میں سر فہرست ہر گاؤں میں پینے کا صاف پانی، ناخواندگی کا خاتمہ، ہندو مسلمانوں کے درمیان جذباتی ہم آہنگی، اقلیتوں کا بھرپور تحفظ، بے روزگاری کا خاتمہ، ترقیاتی بینکوں کا قیام وغیرہ جیسے اہم امور تھے اب سوال یہ ہے کہ یہ اعلیٰ پارٹیوں پر مشتمل اس قومی جمہوری محاذ نے جن بلند بانگ دعوؤں اور وعدوں کے ساتھ مسند اقتدار سنبھالی تھی اس نے اپنے وعدوں کو کہاں تک پورا کیا ہے۔

جہاں تک ہر گاؤں میں پینے کے صاف پانی، ناخواندگی اور بے روزگاری کا خاتمہ اور ترقیاتی بینکوں جیسے اہم معاملات ہیں ان کے لئے آزادی کے بعد سے اب تک جتنی بھی حکومتیں آئیں سب وعدوں اور وعدوں کے ذریعہ ہی عوام کا دل بہلاتی رہی ہیں اور اس سلسلہ میں پیش رفت کی رفتار اتنی کم رہی ہے جس کا احساس بھی کرنا مشکل ہے۔ حالانکہ دعوے و مسائل میں زبردست اضافہ ہوا ہے زراعت کے میدان میں بھی ہم خود کفیل ہوئے ہیں، لیکن ان ذرائع آمد کے اضافہ کے تناسب سے ہماری ترقی کی رفتار انتہائی سست رہی ہے اور گذشتہ ایک سال کے دوران تو اگر یہ کہا جائے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبہ کو چھوڑ کر بقیہ سبھی میدانوں میں کوئی خاص پیش رفت نہیں ہو سکی تو یہ کوئی مبالغہ آرائی نہیں ہوگی۔

جہاں تک ملک کے مختلف فرقوں کے درمیان فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور اقلیتوں کے تحفظ کا مسئلہ ہے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ این ڈی اے حکومت ان موضوعات پر قطعی ناکام رہی ہے۔ ملک میں گذشتہ ایک سال سے آر ایس ایس کی ذیلی تنظیموں کو کھلی چھوٹ ملی ہوئی ہے کہ وہ جس فرقہ و مذہب کے خلاف چاہیں زہر اگلیں اور جس فرقہ و مذہب کو چاہیں

محمد سالم جامعی

مطعون کریں۔ اس چھوٹ سے شہ پاکر آج ان کے حوصلے اس قدر بلند ہو چکے ہیں کہ حکومت کے اعلیٰ ذمہ داروں کی موجودگی میں ان کی طرف سے کھلا اعلان کیا جا رہا ہے کہ اقلیتوں کو یا تو ضم کر لیا جائے اور یا پھر انھیں ختم کر دیا جائے۔ معمولی معمولی بہانوں سے اقلیتوں پر حملے کئے جاتے ہیں اور ان کی جان و مال اور عزت و آبرو سے کھلواڑ کی جاتی تھی بے گناہ شہری ایک سال کے دوران عیسائیوں پر تبدیلی مذہب کے مفروضہ کی بنیاد پر جس طرح حملے کئے گئے اور جس طرح ان کے درجنوں مشنریوں کو قتل و آبرو کیا گیا یہ کوئی بہت پرانی بات نہیں ہے اتر پردیش، گجرات، مدھیہ پردیش اور کرناٹک میں عیسائی راہباؤں کی عصمت دری کر کے انھیں یہ بتانے کی کوشش کی گئی کہ اس ملک میں اگر اپنی حفاظت چاہتے ہو تو ہندو دھرم میں شامل ہو جاؤ ورنہ اپنا انجام دیکھنے کو تیار ہو جاؤ۔ لیکن گزشتہ کی ۲۰ جولائی مہاراشٹر کے ردعمل اور مسٹر بل کلنٹن کے دورہ ہند کے نتیجہ میں مسٹر باجپئی کی مداخلت پر سنگھ پریوار کے حملے عیسائیوں پر بند ہوئے تو ان کا رخ دوسری سب سے بڑی اقلیت مسلمانوں کی طرف پھیر دیا گیا اور ایک معمولی سے واقعہ کو بہانہ بنا کر گجرات

باقی صفحہ ۱۱ پر

امیر الہند مدظلہٗ کی امریکہ و یوروپ کے دورے سے وطن مراجعت

یہ خبر انتہائی خوشی و مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہٗ ۱۴ اکتوبر ۲۰۰۰ء بروز بدھ علی الصباح ساڑھے آٹھ بجے سعودی ایئر لائنس کے ایک طیارے سے اپنے طویل دورہ یوروپ امریکہ اور ساؤتھ افریقہ سے بعافیت وطن واپس تشریف لے آئے۔

حضرت امیر الہند مدظلہٗ کا یہ علمی، تعلیمی و تبلیغی طویل دورہ امریکہ و یوروپ کے دینی اداروں کے ذمہ داروں، جماعتی رفقاء و احباب و متوسلین کے شدید اصرار و دعوت پر ہوا۔ اپنے اس دورے میں حضرت والا امریکہ و یوروپ کے متعدد ممالک کناڈا اور انگلینڈ وغیرہ بھی تشریف لے گئے جہاں آپ نے دعوت و تبلیغ اور دینی تعلیم کے موضوعات پر منعقد ہونے والے چھوٹے بڑے بہت سے اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ اس دوران آپ نے ان مکاتب و مدارس اور جامعات کا بھی معائنہ فرمایا جو آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں ان ممالک میں قائم ہیں اور جو ماشاء اللہ ترقی کے اس دور میں اسلام کی تعلیم و تبلیغ کا ایک اہم اور موثر ذریعہ ثابت ہو رہے ہیں۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق جیسے ہی حضرت والا اندرا گاندھی ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے دہلی اور بیرون دہلی سے آنے والے کئی سو حضرات نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ ایئرپورٹ سے نکل کر حضرت والا نے ملک و ملت کی فلاح و بہبود اور عام انسانوں کی بھلائی کے لئے خصوصی دعاء فرمائی۔

اللہ تعالیٰ حضرت والا کا سایہ تادیر ملت کے سروں پر قائم رکھے اور آپ کے اس دورے کو ملت اسلامیہ کے لئے باعث خیر و سعادت فرمائے۔ آمین۔

بوسنیا
عرب نژاد مسلمانوں کے خلاف
بین الاقوامی جنگ

اسلامی سوتے خشک کرنے کی سازش

اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو قوموں میں نئی روح پھونک کر انہیں وطن سے محبت کا جذبہ پیدا کر دیتا ہے

حکومت کی تبدیلی

مجاہدین کا اخراج

عام یلغار

امریکہ کا صدارتی انتخاب
مسلمانوں کا رول کیا ہوگا؟

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جمعیۃ علماء ہند کا اصلاح معاشرہ عشرہ

ہندوستان میں جمعیۃ علماء ہند اولین تنظیم ہے جس نے بگڑتے ہوئے ہندوستانی مسلم معاشرے کو سدھارنے اور مسلمانوں میں تعمیری ذہن و مزاج پیدا کرنے کی باقاعدہ اور منظم تحریک شروع کی ہے۔

ہمیں اس حقیقت کا اعتراف بلا کسی چون و چرا کے کرلینا چاہیے کہ آج ہمارا معاشرہ گوناگوں اور ہمہ جہت برائیوں کا ایک معجون مرکب بنا ہوا ہے اور اس کے نتیجہ میں ہم معاشرتی و اخلاقی لحاظ سے جس پستی تک پہنچ چکے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ انتہائی قابل تشویش ہے بلکہ ناقابل بیان بھی ہے۔

جمعیۃ علماء ہند نے ۱۹۹۱ء میں ایک نمائندہ اجتماع منعقد کرکے سب سے پہلے مسلمانوں کو ان کی اس زبوں حالی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے انھیں مشورہ دیا تھا کہ وہ معاشرہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت اور اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے اس فریضہ کو پوری طرح انجام دیں۔

نمائندہ اجتماع نے ملت اسلامیہ کے رہنماؤں اور ذمہ دار حضرات سے بھی استدعا کی تھی کہ وہ ہر بستی اور محلہ میں اصلاحی کمیٹیاں قائم کرکے عوام کو دین و مذہب کی طرف راغب کریں۔ آپس میں سلام کو رواج دیں۔ صورت و سیرت کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کی ترغیب دیں اور گھروں میں دینی و اسلامی ماحول قائم کرکے معاشرہ میں پیدا ہوجانے والی برائیوں کا سدباب کریں۔

جمعیۃ علماء ہند کی یہ تاریخ رہی ہے کہ اس نے جو کہا ہے وہ کیا ہے۔ اسی کے مطابق اس نے اپنی دیرینہ روایات کے مطابق نمائندہ اجتماع کے ان فیصلوں کو آگے بڑھانے کا کام شروع کیا اور اپنے مرکزی دفتر میں اصلاح معاشرہ کے نام سے باقاعدہ ایک شعبہ قائم کرکے اس کے تحت پورے ملک میں اپنی اصلاحی سرگرمیاں شروع کردیں۔ اس سلسلہ کی جمعیۃ علماء ہند کی اولین کوشش اس کا پندرہ ہواڑے کی شکل میں پہلا پروگرام تھا جو ۱۵ر اکتوبر سے ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۱ء کے دوران منایا گیا جو عمومی جد و جہد کی شکل میں انتہائی کامیاب فائدہ مند ثابت ہوا اور اگر یہ کہہ دیا جائے کہ جمعیۃ علماء ہند اور اس کے کارکنوں نے اس پندرہ ہواڑے کے دوران سوئی ہوئی انسانیت کو جگانے میں کامیابی حاصل کرلی تو یہ کوئی مبالغہ آرائی نہ ہوگی۔ یہ اسی پندرہ ہواڑے کی اصلاحی جد و جہد کا ثمرہ تھا کہ ملک کے گوشہ گوشہ اور قریہ قریہ میں اصلاح معاشرہ کی ایک تڑپ محسوس کی گئی۔ جگہ جگہ سے اس اصلاحی پروگرام کے مطالبے ہونے لگے اور جو لوگ کسی بھی صورت اپنے قبائلی و آبائی رسم و رواج چھوڑنے پر آمادہ نظر نہیں آتے تھے وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ وہ جو کچھ کررہے ہیں وہ اسلام کے دامن پر ایک بدنما داغ ہے اور اگر ان کے یہی لیل و نہار رہے تو وہ دن دور نہیں ہے جب ان کی دین سے یہ دوری ان کی دنیا کو تباہ کرڈالے گی اور انھیں ایک ایسے قعر ذلت کا شکار بنادے گی جس سے نکلنا ان کے لیے آسان نہیں ہوگا۔ الحمد للہ امت مسلمہ کی یہی وہ سوچ و فکر ہے جو آج اصلاح امت کے میدان میں کام کرنے والوں کے لیے مینارۂ نور ثابت ہورہی ہے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ جمعیۃ علماء ہند نے اصلاح معاشرہ کے اس کار خیر کو عارضی نہیں بلکہ ایک مستقل پروگرام کی حیثیت دے دی ہے۔ ۱۹۹۱ء سے لے کر آج ۲۰۰۰ء تک کوئی ایک سال اور سال کا کوئی مہینہ اور دن ایسا نہیں گذرا جب یہ پروگرام جاری و ساری نہ ہو۔

جمعیۃ علماء ہند کی یہ تحریک اگرچہ پورے سال جاری رہتی ہے مگر اس میں انفرادیت اور جوش و ولولہ بھرنے کے لیے جمعیۃ علماء ہند بیک وقت ملک کی تمام ریاستوں میں اہمیت اور ایک مربوط پروگرام کے ساتھ اس تحریک کا ایک عشرہ منانے کا اہتمام کرتی ہے جس کے دوران ملک کے کونہ کونہ میں اصلاحی پیغام پہنچایا جاتا ہے۔

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی جمعیۃ علماء ہند کا شعبۂ اصلاح معاشرہ ۱۴ر اکتوبر ۲۰۰۰ء سے ۲۳ر اکتوبر ۲۰۰۰ء تک ملک کی بڑی ریاستوں میں اصلاح معاشرہ عشرہ کا اہتمام کررہا ہے۔ ان دس دنوں میں اس تحریک کو ہر شخص کے دروازے تک پہنچانے اور جو لوگ اس تحریک سے وابستہ ہیں ان کے اپنے محاسبے کے فرض کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے گا۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ مسلم معاشرہ میں اصلاح کی تڑپ موجود ہے۔ اب ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ سوئی ہوئی اس تڑپ کو بیدار کرکے اسے اصلاح کی تحریک کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کی جائے۔ ہمیں یقین ہے اگر ہم اپنی اس کوشش میں کسی حد تک کامیاب ہوگئے تو ان شاء اللہ معاشرہ کی اصلاح کے مقصد میں ہی کامیاب ہوجائیں گے۔ یہ بات بھی ذہن کے لیے باعث طمانیت ہونی چاہیے کہ اصلاح کی اس آواز کو اب ملت کی دوسری تنظیمیں اور ادارے بھی اپنانے جارہے ہیں۔ اصلاح کا میدان بہت وسیع اور ہمہ گیر ہے اس کام کو کرنے والے لوگ جتنے زیادہ ہوں گے اصلاح کا کام اتنی ہی آگے بڑھے گا اور اتنا ہی ملت کا فائدہ ہوگا۔ ضرورت اخلاص کی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

اس عشرے کو دو سرا اہم موضوع جمعیۃ علماء ہند کے تعمیری پروگرام کی طرف عوام کو متوجہ کرنا ہے۔

جمعیۃ علماء ہند نے جو اپنے قیام کے روز اول سے ہی مسلمانوں کی تعمیر و ترقی اور ان کی بہبود کی جد و جہد کی امین ہے۔ آزادی کے فوراً بعد تقسیم وطن کی دشواریوں سے متاثر ہوکر آزاد ہندوستان میں جہاں مسلمانوں کو با عزت زندگی گذارنے کا حوصلہ دیا وہیں انھیں آزاد ہندوستان میں باوقار زندگی گذارنے کے لیے معاشی و اقتصادی اور تعلیمی میدان میں بھی آگے بڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ جمعیۃ علماء ہند کے اکابر کو احساس تھا کہ ترقی کی دوڑ میں آگے بڑھنے کے لیے تعلیم کی طرف توجہ ضروری ہے چنانچہ ۱۹۵۵ء میں بمبئی میں جمعیۃ علماء ہند نے حضرت شیخ الاسلام کی صدارت میں ایک تعلیمی کونشن منعقد کرکے مسلمانوں کو پیغام دیا کہ ان کے لیے دینی و عصری تعلیم یکساں حیثیت رکھتی ہے۔

اس کے بعد ۱۹۵۹ء میں اپنے کل ہند اجلاس سورت میں جمعیۃ علماء ہند نے مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ وہ اقتصادی ترقی اور معاشی بہبود کے لیے رہبری اسکیموں سے فائدہ اٹھائیں تاکہ معاشی دوڑ میں وہ برادران وطن کے شانہ بشانہ آگے بڑھ سکیں۔

اس کے بعد ۱۹۷۶ء میں اپنے اجلاس عام میرٹھ میں اس نے مسلمانوں کی ہمہ جہت ترقی کے لیے ایک جامع پروگرام تشکیل دیا اور اسے تلقین کی کہ وہ وقتی اور جذباتی مسائل میں الجھنے کی بجائے سنجیدگی کے ساتھ اس تعمیری پروگرام پر عمل کرکے ایک فعال اور متحرک قوم کی طرح برادران وطن کے شانہ بشانہ ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا واجبی اور نمایاں کردار ادا کریں۔

جمعیۃ علماء ہند کے اس تعمیری پروگرام میں ایک طرف اگر دینی، عصری تعلیم اور تعلیمی اسکولوں پر زور دیا گیا ہے تو دوسری طرف نوجوانوں میں لڑکیوں میں مہارت پیدا کرنے اور ان کی تکنیکی صلاحیتوں کو ابھارنے کے لیے انھیں دار المطالعہ کے قیام اور تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ دینی اجتماعات کا انعقاد، اطلاعاتی مراکز کا قیام، اصلاحی کمیٹیوں کی تشکیل اور باہمی معاشرتی جھگڑوں کو اپنے ہی تشکیل دیے ہوئے دینی فورم پر نمٹانے اور وقت اور پیسے کی بچت کی خاطر ثالثی کمیٹی کا قیام جمعیۃ علماء ہند کے تعمیری پروگرام کی وہ خصوصیات ہیں جو اسے دوسروں کو جھونپڑنے والی ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کے تعمیری پروگرام کا ایک اہم حصہ مسلمانوں کو سودی لین دین کی لعنت سے بچاکر بچت اور بچت کی طرف راغب کرنا ہے جس کے لیے اس نے مسلم فنڈ اور مسلم امدادی اداروں کا تصور ہی نہیں بلکہ اس کی ایک عملی شکل عطا کردی ہے۔

مسلم فنڈ دیوبند جسے حضرت شیخ الاسلام کے تصور کے مطابق ان کے خلف جانشین امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم نے مجلس دہلی کے فرد بابت ایک سودی ادارے کی حیثیت سے قائم کیا تھا آج اس نے بلا سودی بینکنگ کا جو نظام ہندوستانی مسلمانوں کو دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آج پورے ملک میں تین سو سے زائد ایسے فنڈ مسلم فنڈ دیوبند کی سرپرستی و نگرانی میں مسلمانوں کو سود کی لعنت سے محفوظ رکھنے میں اہم رول ادا کررہے ہیں۔ یہ سب کچھ جمعیۃ علماء ہند کے اس تصور کی ہی دین ہے جسے اس نے ۱۹۷۶ء میں اپنے تعمیری پروگرام کا حصہ بنایا ہے۔

بہر حال اصلاح معاشرہ کے دوران جہاں معاشرتی برائیوں پر مسلمانوں کو توجہ دلائی جائے وہیں مسلمانوں کو یہ بھی تلقین کی جائے کہ وہ جمعیۃ علماء ہند کے تعمیری پروگرام کو کسی اور کے لیے نہیں بلکہ خود اپنی تعمیر و ترقی کے لیے عملی جامہ پہنائیں۔

ہمیں امید ہے کہ اگر عائلی اصحاب، رفقاء اور فکر و درد رکھنے والے حضرات اصلاح معاشرہ اور تعمیری جد و جہد کو اپنی زندگی کا مقصد بناکر آگے بڑھیں گے تو وہ دن دور نہیں ہے جب ملت اسلامیہ اپنے اعمال و اخلاق کی اصلاح کے ساتھ افلاس و تنگ دستی کی دلدل سے نکل کر معاشی ترقی و استحکام کی راہ پر گامزن نظر آئے گی۔ □□

جواهر القرآن

سورہ توبہ : ۹
ترجمہ آیات : "ومنهم..."

حضرت شیخ الہند

○ اور بعضے ان میں وہ ہیں کہ عہد کیا تھا اللہ سے اگر دیوے ہم کو اپنے فضل سے تو ہم ضرور خیرات کریں اور ہو رہیں نیکی والوں میں۔

○ پھر جب دیا ان کو اپنے فضل سے تو اس میں بخل کیا اور پھر گئے ٹلا کر (الف)

○ پھر اس کا اثر رکھ دیا نفاق ان کے دلوں میں جس دن تک وہ اس سے ملیں گے اس وجہ سے کہ انھوں نے خلاف کیا اللہ سے جو وعدہ اس سے کیا تھا اور اس وجہ سے کہ بولتے تھے جھوٹ (ب)

فوائد: —— **علامہ شبیر احمد عثمانی**

(الف) ایک شخص ثعلبہ بن حاطب انصاری نے حضرت سے عرض کیا کہ میرے حق میں دولت مند ہوجانے کی دعا فرمادیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ ثعلبہ! تھوڑی چیز جس پر تو خدا کا شکر ادا کرے۔

باقی صفحہ ۱۱ پر

ترنمول کانگریس کی رہنما مس ممتا بنرجی کا ایک اہم انٹرویو

مغربی بنگال میں دفعہ ۳۵۶ کے لئے حالات پوری طرح سازگار ہیں

[illegible]

مرکزی وریاستی حکومتوں کی لاپرواہی کی وجہ سے

رک گئے چرخوں کے پہیے

[illegible]

باقی صفحہ ...

صفحۂ روزگار

روزگار کے شاندار مواقع مل سکتے ہیں

ٹیکسٹائل ڈیزائن کے میدان میں

ہندوستان میں کپڑے کی صنعت سب سے اہم ہے جو ہندوستان کی پوری آمدنی میں ایک بڑا قابل ذکر حصہ رکھتی ہے۔ بین الاقوامی بازار کے لیے آمدنی کے لیے اچھا کپڑا بنانے میں ڈیزائن اہم چیز ہے۔ ڈیزائن سے ہی بازار کو مقابلہ کرنے کی طاقت ملتی ہے۔ ٹیکسٹائل ڈیزائن کی رینج بھی کافی بڑی ہے جس میں چھپائی، بنائی، کڑھائی، بنائی اور ڈیزائن اپلائیڈ جیسے فن آتے ہیں، جن کے تحت کپڑے کی مختلف اقسام کو ڈیزائن کیا جاتا ہے۔ اس کے تحت ساڑیاں، ڈریس میٹریل، فرنشنگ، چادریں، تولیے، کھیس اور دیواروں کے پردے جیسے کپڑوں کو ڈیزائن کیا جاتا ہے۔ ٹیکسٹائل ڈیزائنر عام طور پر دیواروں پر لگنے والے کاغذ، پلاسٹک اور فرش پر بچھانے والے کور کا کام کرتے ہیں۔

کیا کرتے ہیں ٹیکسٹائل ڈیزائنر

ٹیکسٹائل ڈیزائنر کرافٹ یا کمپیوٹر ایڈیڈ ڈیزائن (کیڈ) کے ذریعے ہی ڈیزائننگ کرتا ہے۔ انکو پہلے کے کام کو مشینوں، رنگوں اور پرنٹنگ میڈیم پر عملی شکل میں لایا جاتا ہے۔ رنگوں کے ملان، بناوٹ، بنائی، ڈائنگ اور چھپائی کی گہری جانکاری حاصل کرنے کے لیے ٹیکسٹائل کی ابتدا سے لے کر کپڑے کو سنوارنے تک کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ جہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ کتنے ہینڈ لوم اور پاور لوم چلنے چاہئیں وہیں یہ بھی پتہ ہونا چاہیے کہ رنگوں کا اصل مقصد کیا ہے اور ان کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے۔ اور اسی بنیاد پر ایک اچھا ڈیزائنر مستقبل میں رنگوں کا جو چلن ہونے والا ہے اس کی پیشین گوئی کر سکتا ہے۔

کمپیوٹر پر کام کرنے کے علاوہ آپ کو بلاک، اسٹینسل، سلک اسکرین، بنائی کے مختلف انداز اور دیگر ضروری باتوں کا بھی علم ہونا چاہیے۔ تیزی سے ابھرتی ہوئی رنگائی کی نئی تکنیکوں اور مشینری کی جانکاری بھی چاہیے کیونکہ انھوں نے پرنٹنگ کو ہی ایک بڑی صنعت میں بدل ڈالا ہے۔

روزگار کے مواقع

ایکسپورٹ مارکیٹ کا گرتا اور ابھرتا بازار تیزی سے ترقی کر رہا ہے جو ٹیکسٹائل ڈیزائنروں کے لیے اچھے روزگار پیدا کر رہا ہے۔ ٹیکسٹائل ڈیزائن میں کوئی کورس کرنے کے بعد آپ رنگوں کے ماہر کے طور پر بھی کام کر سکتے ہیں جو رنگوں کا اندازہ

رنگوں کی پسند کو جاننے اور رنگوں کی آمیزش جاننے کا کام کرتا ہے۔ ایکسپورٹ ہاؤس، کپڑا برآمد کرنے والوں، کپڑا ملوں، گھریلو صنعتوں، کپڑوں کی رنگائی، پرنٹنگ یونٹ اور فیشن ڈیزائنر بھی ٹیکسٹائل ڈیزائنروں کو اچھے عہدے دیتے ہیں۔ کسی بھی اسٹوڈیو سے آرٹس ڈپلوما حاصل کرنے والے ٹیکسٹائل ڈیزائنر کے لیے کیمپس میں ہی کمپنیاں تجویز کر دیتی ہیں۔ ان میں سے کئی پیشہ ورانہ اداروں میں ان کورسوں کو پورا کرتے ہی روزگار مل جاتے ہیں۔ ریلائنس جیسی کمپنیاں اکثر فلورنگ، پردوں کے کپڑوں، چادروں وغیرہ کے لیے نئے ڈیزائنوں کی تلاش میں رہتی ہیں۔ کئی ٹیکسٹائل ڈیزائنر سرکاری اور نجی فرموں میں فری لانس کا کام بھی کر سکتے ہیں۔ اگر آپ اس میدان میں تجربہ حاصل کر لیتے ہیں اور اپنی پہچان بنا لیتے ہیں تو آپ خود اپنی یونٹ ڈال سکتے ہیں۔

کورس کہاں کریں؟

زیادہ تر انسٹی ٹیوٹ ان طلبہ کو ٹریننگ دینے کے لیے منتخب کرتے ہیں جو ۱۰+۲ پاس ہوتے ہیں لیکن کچھ انسٹی ٹیوٹ گریجویٹ کا ہی انتخاب کرتے ہیں۔ یہ انتخاب میرٹ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اور اس کے لیے ایک ٹیسٹ کا امتحان رکھا جاتا ہے۔ ان امتحانات میں رنگوں کے میلان اور ڈیزائن سے متعلق سوالات بھی پوچھے جاتے ہیں۔ زیادہ تر کورسوں میں صنعت میں انٹرن شپ کرائی جاتی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اصولی جانکاری کے ساتھ ساتھ عملی جانکاری بھی مہیا کرائی جائے۔ اس سے جہاں طلبہ کو بازار کی مانگ کے مطابق جانکاری ملتی ہے وہیں ان کو اس بات کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ مستقبل میں کس طرح کا کام ان کو کرنا ہے۔

جہاں تک کمپیوٹر ایڈیڈ کی جانکاری کا سوال ہے اس سے ہاتھ سے ڈیزائن کرنے والے فنکاروں پر ٹیکنالوجی کی بالادستی سمجھا جا سکتا ہے۔ جہاں کمپیوٹر ڈیزائن میں مدد کرتے ہیں وہیں ان کی اپنی حدود بھی ہیں کہ وہ ڈیزائننگ کی صلاحیت کا متبادل نہیں بن سکتے۔ یہ بات سچ ہے کہ کمپیوٹر کی مدد سے پیداوار تیزی سے کی جا سکتی ہے لیکن اب بھی وہ ایک اوزار کی طرح ہی ہوتا ہے جو ہاتھ سے کیے جانے والے عمل کو بڑھاوا دیتا ہے۔

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف فیشن ٹیکنالوجی (نفٹ) نے حال ہی میں اپنے تین سالہ کورس میں کمپیوٹر کو بڑے پیمانے پر استعمال کیا ہے۔ اس کے علاوہ نفٹ نے ایک سالہ کیڈ کورس بھی تجویز کیا ہے جس کے تحت قابلیت انٹر پاس ہوتی ہے۔ دوسرے انسٹی ٹیوٹوں کی جانب سے بھی ایسے ہی کورس چلائے جا رہے ہیں۔ بی ایس سی (ہوم سائنس) والے بھی ان میں داخلہ لے سکتے ہیں بشرطیکہ اس دوران انھوں نے کپڑا ڈیزائننگ میں مہارت حاصل کی ہو۔ اگر آپ ڈیزائن، لائن اور رنگوں کے معاملے میں اچھی صلاحیتوں کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور اس میدان میں اپنا مستقبل بنانا چاہتے ہیں تو یہ پیشہ ایک اچھا ذریعہ ہے۔ مارکیٹنگ عام لوگوں میں اصلی اور نئے ڈیزائن تیار کرنے میں کافی وقت لگتا ہے۔ کپڑا ڈیزائنروں کے لیے نئے اور بہتر کرنے دونوں ہی مستقبل امکانات سے بھری ہوئی ہیں۔

آمدنی

کسی بھی اعلیٰ انسٹی ٹیوٹ سے ڈگری یا ڈپلوما کرنے والے طلبہ شروع میں آٹھ ہزار سے دس ہزار روپے تک کما سکتے ہیں۔ ایک باصلاحیت ڈیزائنر کے لیے ہر ماہ بارہ ہزار روپے اور اس سے اوپر تک پہنچ سکتی ہے لیکن یہ اس کی … پر منحصر کرتا ہے جس کے لیے وہ کام کرتے ہیں۔ ایکسپورٹ ہاؤس کے … میں آپ … ہزار روپے کما سکتے ہیں۔

ٹیکسٹائل ڈیزائننگ میں ڈپلوما دینے والے اہم انسٹی ٹیوٹ

● نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزائن، پالڈی، احمد آباد-380007
کورس: (۱) ٹیکسٹائل میں ڈپلوما اور اپیرل ڈیزائن، چار سال۔ قابلیت: بارہویں پاس۔ عمر: ۲۲ سال جس میں ریزرو طبقات کے لیے … رعایت ہے۔ انتخاب عمل ایک تحریری امتحان کے ذریعے۔
کورس (۲) … انٹری پروگرام ان ٹیکسٹائل ڈیزائننگ۔ قابلیت: ہوم سائنس (ٹیکسٹائل اور کلاتھنگ کے مطابق) سبجیکٹ، فائن آرٹ … میں گریجویشن کی ڈگری … ٹیکسٹائل سے متعلق … سال کام کے تجربہ کے ساتھ … انتخاب عمل: داخلے کے لیے امتحان۔

● نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف فیشن ٹیکنالوجی (این آئی ایف ٹی)، گل موہر پارک کے سامنے، حوض خاص، نئی دہلی-110016
کورس: ٹیکسٹائل ڈیزائن اور اپیرل میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما (دو سال)۔ قابلیت: کم سے کم پچاس فیصدی نمبروں کے ساتھ گریجویٹ (ریزرو طبقہ کے لیے پینتالیس فیصدی نمبر) یا بی ایف اے … این آئی ایف ٹی میں ڈپلوما۔

● جے جے اسکول آف آرٹس، ممبئی
کورس: بی ایف اے کے ساتھ ٹیکسٹائل میں مہارت (دو سال)

● … انسٹی ٹیوٹ … کورس: ٹیکسٹائل ڈیزائننگ میں ڈپلوما (بنائی اور چھپائی)۔ قابلیت: بی ایس سی (ہوم سائنس) یا … ٹیکسٹائل ڈیزائننگ اور ویونگ۔

● پرل اکیڈمی آف فیشن، سی-22/56، اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیز-۲، نئی دہلی-110020
کورس: کمپیوٹر کے استعمال سے ڈیزائننگ (اپیرل) میں گریجویٹ ڈپلوما (۱ سال)

● … دہلی … ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، خاص شہروں میں۔
قابلیت: ۱۰+۲ … سال کا کورس۔

● اے پی جے انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزائن، 54، تغلق آباد انسٹی ٹیوشنل ایریا، مہرولی بدرپور روڈ، … نئی دہلی-110062
کورس: ٹیکسٹائل ڈیزائننگ میں ایڈوانس ڈپلوما (چار سال)۔ قابلیت: ۱۰+۲

● … نئی دہلی-110065
کورس: ٹیکسٹائل ڈیزائننگ میں ڈپلوما (تین سال)

● … ممبئی-400026
کورس: ٹیکسٹائل … (۱ سال)

مغل حکمرانوں کی رواداری

ہم عصر سنسکرت ماخذوں کی روشنی میں

بابر کی مذہبی رواداری پر ہم گزشتہ صفحات میں گفتگو کر چکے ہیں۔ مغل بادشاہوں کی رواداری کے تو واقعات اس کثرت سے تاریخ کے صفحات پیش کرتے ہیں کہ ان پر علیحدہ کتابیں تیار ہو چکی ہیں۔ اس سلسلے میں صباح الدین عبدالرحمن کی کتاب "مسلمان حکمرانوں کی مذہبی رواداری"، حبیب خان نجیب آبادی کی "عالمگیر ہندوؤں کی نظر میں" اور راقم الحروف کی "اورنگ زیب کی سچائیاں" قابل ذکر ہیں۔ ہم تو یہاں صرف سنسکرت لٹریچر سے ہندوؤں کے ان حوالوں کو پیش کریں گے … جین مت رام چندر وغیرہ کی سنسکرت کتابوں کو پیش کیا ہے جو اورنگ زیب کی تعریف میں کی گئی ہیں۔

لیکن ہم عصر سنسکرت کے مذہبی ماخذ میں ابھی بہت کچھ موجود ہے جو روز سامنے نہیں آیا۔ زیر نظر باب میں ہم نے پروفیسر ایس کے بنرجی، پروفیسر آر. ستیہ اور پروفیسر … وغیرہ کی تحقیقات کا نچوڑ پیش کیا۔ اسی طرح کی ایک تحقیق پروفیسر … (… آف ایڈوانسڈ اسٹڈی، …) کی ہے جنھوں نے ہم عصر سنسکرت ماخذ کی مدد سے بابر سے قبل سلاطین دہلی کے ہندوؤں سے برتاؤ پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کی تحقیق کے مطابق جین دھرم کی ہم عصر کتابوں "پربندھا چنتامنی" (۱۳۰۵ء) اور "پربھاوک چرتر" (…)، راج شیکھر کی "پربندھا کوش" وغیرہ قابل ذکر ہیں جن سے یہ صاف طور پر ثابت ہے کہ سلاطین دہلی نے ہندوؤں کے ساتھ اچھا رویہ اور مساوات کا برتاؤ کیا ہے۔ فارسی ماخذ ان واقعات اور حالات پر روشنی نہیں ڈالتے۔ … اپنی تصنیف … میں یہ تذکرہ بیان کرتا ہے کہ … اور جین اور دیگر ہندو ساہوکاروں … اکبر کے دربار میں رسائی تھی۔ بعض مورخوں نے محمد تغلق (۱۳۲۵-۱۳۵۱ء) کی ہندو برہمنوں سے … بیان کی ہے۔ سنسکرت کی یہ کتابیں … کی تعمیر کا واضح بیان کرتی ہیں جو تغلق اور خلجی خاندان کے بادشاہوں کی اجازت سے بنائے گئے اور یہ بادشاہ (غیاث الدین تغلق وغیرہ) آچاریوں سے ملتے رہے ہیں۔ علاؤالدین خلجی کے عہد (۱۲۹۶-۱۳۱۶ء) میں بہت سے ہندو … شاہی دربار میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے اور اسی طرح تغلق سلاطین کے دور میں جین مذہب کے … رہے۔ سلطان علاؤالدین خلجی ان ہندو عالموں کی بڑی قدر کرتا تھا۔ دہلی کا … چندر سلطان موصوف سے بہت قریب رہتا تھا اور اسی کے ذریعے دوسرے پنڈتوں سے سلطان کا ربط قائم ہوا۔ اس نے آچاریہ رام چندر سوری کو جو کہ ایک شاعر تھا، اعزاز سے نوازا۔ مذکورہ سنسکرت ماخذ (مثلاً … پٹاولی وغیرہ) سے یہ بھی سامنے آتا ہے کہ … نے قطب الدین مبارک شاہ سے ایک فرمان بھی حاصل کیا اور یہ آچاریہ اس کے دربار میں برابر بلائے جاتے رہے ہیں۔ سلطان علاؤالدین خلجی کی اجازت اور فرمان سے … کے شترونجیا مندر کی مرمت کرائی گئی (۱۳۱۵ء) … قطب الدین مبارک شاہ سے طلب کیا اور دربار میں اعلیٰ عہدہ … مندر کی مرمت کے فرمان بھی حاصل کیے۔ سنسکرت کی یہ ہم عصر کتابیں بیان کرتی ہیں کہ تغلق بادشاہوں کے زمانے میں خاص طور سے ہندو پنڈتوں اور آچاریوں کی بڑی عزت کی گئی اور انھیں مکمل آزادی دی گئی۔ غیاث الدین تغلق کے ایک فرمان (۱۳۲۳ء) … آچاریہ

باقی صفحہ ۱۱ پر

اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا

ایک سلفی عالم کی عربی کتاب 'الدیو...

[illegible]

إنما الأعمال بالنيات وإنما لامرئ ما نوى فمن كانت هجرته إلى الله ورسوله فهجرته إلى الله ورسوله ومن كانت هجرته إلى دنيا يصيبها أو امرأة يتزوجها فهجرته إلى ما هاجر إليه (بخاري ومسلم)

[illegible]

عالم اسلام

سہارتو کے خلاف معاملہ خارج

[illegible]

شام کے صدر اور حسنی مبارک کے درمیان مذاکرات

[illegible]

بنگلہ دیش میں بلدیاتی انتخابات

[illegible]

سعودی عرب اور یمن میں پراسرار بخار، ۱۰۰ افراد [illegible]

[illegible]

کویت کے نقصانات کا معاوضہ ۱۵ ارب ڈالر

[illegible]

عراق کے نائب صدر رمضان [illegible] ہندوستان آئیں گے

[illegible]

صراط المستقیم

...ریہ" پر مولانا عتیق الرحمن سنبھلی کا تجزیاتی تبصرہ

[illegible]

اس حدیث سے ... ثابت ہوا ...

[illegible]

عالمی خبریں

کلکتے میں آپریشن

[illegible]

یونانی جہاز غرقاب

[illegible]

۳۵۰۰ مویشی مارے جائیں گے

[illegible]

طالبان کو سیکورٹی کونسل کی وارننگ

[illegible]

امریکہ میں تین کروڑ غریب

[illegible]

چین میں کوئلے کی کان میں دھماکہ، ۱۳۵ مرے

[illegible]

حسن سلوک
اسلامی تعلیم کا ایک اہم باب

اسلامی تعلیم میں والدین کے بعد دوسرے اہل قرابت کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی پر بھی بہت زور دیا گیا ہے اور صلہ رحمی اس کا خاص عنوان ہے۔ قرآن مجید میں جہاں والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے وہیں ذوی القربیٰ (یعنی دوسرے اہل قرابت) کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی کی بھی وصیت فرمائی گئی ہے۔

[illegible]

صلہ رحمی کی تعلیم و ہدایت کو ہماری غالب اکثریت نے بالکل بھلا دیا ہے اور ہمارا طرز عمل غیر مسلموں سے بھی مختلف نہیں ہے

[illegible]

دوزخ کا خوف

[illegible]

جسارت بیجا کا انجام

[illegible]

ہندوستان میں پولیس کا نظام بدعنوانیوں کا شکار کیوں

معروف ماہر قانون جناب ہرولنتی دکشت کی تجزیاتی تحریر

پچھلے دنوں پولیس کے نظام میں اصلاح کرنے کے لیے ایک اور رپورٹ آگئی ہے۔ اس مرتبہ یہ ذمہ داری سابق داخلہ سکریٹری کے پدمنابھیا کی صدارت میں تشکیل شدہ کمیٹی کو سونپی گئی تھی۔ کمیٹی نے ان عوامل کا پتہ لگانے کی کوشش کی ہے جن کی وجہ سے پولیس نظام بدنام ہوا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ چونکہ وہ عوام کے ساتھ غیر جانبدارانہ برتاؤ نہیں کرتی۔ محض اپنے انداز سے کام کرتی ہے، برسر اقتدار پارٹی کے اشاروں پر کام کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتی ہے، ہر شعبہ میں اور ہر سطح پر بدعنوانی کا بول بالا ہے اور طرہ یہ ہے کہ وہ رپورٹ تک درج کرنے میں ٹال مٹول کرتی ہے۔ اس لیے عوام ان کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ ان وجوہات میں اگر حقوق انسانی کمیشن کی رپورٹوں کے نتائج کو بھی شامل کرلیا جائے تو ان میں یہ اضافہ مزید ہو جائے گا کہ پولیس ہمیشہ اپنے دفاع میں بے گناہوں کو ترجیح دیتی ہے۔ طاقت کے استعمال میں تحمل سے کام نہیں لیتی اور مدد مانگنے کے لیے آنے والے لوگوں کے ساتھ بدسلوکی کرتی ہے۔ شاید ہی کوئی شخص ایسا ہوگا جو ان باتوں سے اتفاق نہ کرتا ہو۔ ان خامیوں کو دور کیے بغیر جواب دہ جمہوریت کا قیام عمل میں نہیں آسکتا۔ لیکن اس رپورٹ میں کچھ باتیں ان کہی رہ گئی ہیں، ان کو چھوڑ دینے سے مسئلہ کا حل ادھورا ہوگا۔ پولیس نظام سے توقعات پر بحث کرنے والے ان کی پریشانیوں پر بھی مثبت بحث کرنا ضروری ہے تاکہ ان کو دور کرکے اصلاحات کی کوشش کی جاسکے۔

حقوق انسانی کی پامالی کے لیے بدنام پولیس نظام کا بہت بڑا حصہ خود حقوق انسانی سے محروم ہے۔ ڈسپلن کے نام پر وہ خود استحصال کے شکار ہو رہے ہیں۔ تھانوں میں کام کرنے والے نچلی سطح کے ملازمین سے پورے سال چوبیس گھنٹے کام کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔ ان کو کئی کئی دنوں تک لگاتار بغیر آرام کیے کام کرنا پڑتا ہے۔ اس سے پیدا ہونے والی تھکن اور غصہ کو وہ عوام پر اتارتے ہیں۔ اس ... سے روکنے کے طریقے اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ضروری ہے کہ ان سے صرف آٹھ گھنٹے کام لیا جائے۔

مشہور عالم لارڈ ایکٹن نے کہا تھا کہ "اقتدار آدمی کو بدعنوان بناتا ہے اور لامحدود اختیارات کرپشن کی ساری حدوں کو توڑ دیتے ہیں۔" بدقسمتی سے پولیس انتظامیہ نے اس نصیحت سے کوئی سبق نہیں سیکھا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان لامحدود اختیارات کے غلط استعمال کو روکا نہیں جاسکتا ہے۔ کبھی برسراقتدار پارٹی کے لوگ تو کبھی پولیس کے اعلیٰ افسران یہ دونوں مل کر تھانے داروں پر من چاہے کام کرنے کے لیے دباؤ ڈالتے ہیں اور جو ان کے مطابق کرنے سے انکار کرنے کی جرأت کرتا ہے اس کو اس کا اہم عہدے سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اس عہدے پر تقرری کے لیے بھی آپس میں مقابلہ جاری رہتا ہے کیونکہ عہدے کم ہوتے ہیں اور ان کو حاصل کرنے والے لوگ زیادہ۔ یہاں تک کہ کئی مرتبہ بے جا میں الگ الگ تھانوں کی اہمیت کے مطابق عہدے کی قیمت لگانے کے الزامات بھی عائد ہوتے ہیں۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ جس تھانے میں جتنے زیادہ سنگین جرائم ہوتے ہیں ان کی قیمت اتنی ہی زیادہ لگتی ہے۔ اگر یہ سب کچھ نہ بھی ہو تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بے لگام اختیارات کے ساتھ کرپشن کے پنپنے کے بے پناہ امکانات ہیں اور ممکن ہے کہ ان حالات میں کرپشن کا سہارا لینا انسپکٹروں کی مجبوری بن جاتی ہو کہ کرپشن کا گندہ کھیل یہیں سے شروع ہوتا ہے اس لیے یہ ضروری ہے کہ تھانیدار کی تقرری کے لیے کام کرنے کی صلاحیت سے وابستہ کوئی واضح پالیسی بھی بنے جس میں اس کی سروس سے جڑی ہوئی ہر صورتحال کے لیے نمبر متعین ہوں اور ان نمبروں کے ٹوٹل کی بنیاد پر ہی تھانہ انچارج کے عہدوں پر تقرریاں کی جائیں۔ اس سے

> ہندوستان میں پولیس نظام ایک طویل عرصے سے بحث کا موضوع رہا ہے۔ آزادی کے بعد سے اب تک نصف درجن کے قریب پولیس نظام میں اصلاح کے لیے کمیشن بنے ہیں اور ان کی سفارشات بھی دفتروں میں دھول چاٹ رہی ہیں۔ لیکن بیچ بیچ میں ان کی رپورٹوں کا سلسلہ جاری ہے کہ پولیس کے حالات سدھرنے کے بجائے بگڑتے ہی جا رہے ہیں۔ ہم ذیل میں ماہر قانون جناب ہرولنتی دکشت کا ایک مضمون پیش کر رہے ہیں جس میں انہوں نے پولیس نظام اور اس کے سدھار کے متعلق کچھ اہم سوالات اٹھائے ہیں۔

ان کے دل میں تحفظ کا احساس پیدا ہوگا اور وہ قانون کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ پولیس نظام کی نچلی سطح کے لوگوں کی ملازمت کی شرائط بھی کئی مرتبہ جرائم کو پیدا کرتی ہیں اس کے لیے ایک ہی مثال کافی ہوگی کہ سرکاری نوکریوں میں فائز اب انسپکٹروں کے ساتھ ہی ایسا ہوتا ہے کہ پولیس میں ٹریننگ کے دوران ان کو کوئی تنخواہ نہیں ملتی۔ صرف گزارہ بھتہ ملتا ہے۔ سپاہیوں اور سب انسپکٹروں کی ترقی کے مواقع ایک تو بہت کم ہیں اور دوسری طرف یہ بھی کہ اس میں کھلے پن کے نہ ہونے کی وجہ سے افسران کا ایک حصہ اپنے مطابق لامحدود خصوصی اختیارات کا رول کافی حد تک بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ پولیس محکمہ میں نچلی سطح پر بھی ترقی کے امکانات کو بڑھایا جائے اور وقت کے مطابق تنخواہ دی جائے۔ پولیس محکمہ کے کرپشن پر بحث کرتے وقت بھی کمیشن اور کمیٹیاں اس بات کو نظر انداز کرتی ہیں اور تمام لوگوں کی نظر میں اب یہ ایک دستور سا بن چکا ہے کہ جب کبھی برسر اقتدار یا سیاستداں پولیس کے کسی بڑے افسر

ہے جس افسر یا اسی طرح دیگر افسران کو کسی گاڑی یا سامان کی ضرورت ہوتی ہے یا کسی دوسرے شہر میں قیام کرنا ہوتا ہے تو اس کا انتظام کرنا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی برسراقتدار پارٹی کی ریلی کے لیے گاڑیوں کا انتظام کرنا ہوتا ہے تو اس کے لیے اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسے اوقات میں تھانہ انچارج کو بلاکر اس کام یا سامان کے لیے حکم دیا جاتا ہے۔ تھانہ انچارج کے سامنے اس صورت میں صرف دو متبادل ہوتے ہیں، یا تو ان مطالبات کو پورا کرے یا اپنے عہدے کے گنوائے جانے کا خطرہ مول لے۔

ان حالات میں اس کی ایمانداری اور پیشہ ورانہ خوبیاں اس کا بچاؤ نہیں کر سکتیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے لیے دونوں طرح کے بدنام ثابت ہوتے ہیں جو کرپشن کو فروغ دیتے ہیں۔ اس سے ہونے والے فائدے میں سیاسی لیڈر اور افسران یکساں طور پر حصہ دار ہوتے ہیں جبکہ بدنامی کا داغ اسے اکیلے ہی برداشت کرنا ہوتا ہے۔ کرپشن روکنے کے لیے کی گئی تمام سفارشات کو ماننے سے پہلے اس بیگار کو ختم کرنا ہوگا۔ کرپشن نہ رکنے کے پیچھے سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کرپشن سے فائدہ اٹھانے والے اعلیٰ عہدوں پر بیٹھے ہوئے لوگ اپنی تقریروں میں اسے روکنے کی نصیحت کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی ان سہولیات کو جانے بھی نہیں دینا چاہتے ہیں جن کی بنیاد کرپشن سے جڑی ہوئی ہے۔ سدھار پہلے اوپر سے ہونا چاہیے۔ نیچے کا نظام خود بخود سدھر جائے گا۔ حقوق انسانی کمیشن کو یہ شکایت ہے کہ پولیس اپنی حراست میں بند افراد کے ساتھ بہت ہی ظالمانہ سلوک کرتی ہے اور کبھی کبھی ملزم کی موت بھی ہو جاتی ہے۔ یہ تصور اور یہ دستور کسی فرد کو جسمانی اذیت دینا کسی مہذب سماج میں اس سے برتاؤ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس ذہنیت کو تربیت کے ذریعہ روکنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ملکی سہولیات بھی مہیا کرائی جانی چاہئیں جن سے اس طرح کی ذہنیت پر روک لگائی جاسکے۔

ہمارے ملک میں پولیس کی خراب شبیہ کی وجوہات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ جرائم کی رپورٹ لکھنے میں آنا کانی کرتی ہے اور تھانہ پہنچنے والوں کے ساتھ بدسلوکی کرتی ہے۔ اس بدسلوکی کے بارے کوئی بحث نہیں ہے اور ... اس کے رپورٹ نہ لکھنے کے پہلوؤں پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ عام طور پر تھانہ انچارجوں کی کارکردگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ ان کے علاقہ میں جرائم میں کس قدر کمی آئی ہے۔ حکومت کو بھی ... کرنے کے لیے جرائم کے کم اعداد و شمار کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے اس کا دباؤ ضلع انتظامیہ پر بھی پڑتا ہے۔ اس کے لیے رپورٹ درج نہ کرنا سب سے آسان راستہ ہے۔ اس نظام میں سدھار کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیے کہ سرکار اور انتظامیہ کے لوگ صرف جرائم کے اعداد و شمار پر توجہ دینے کے بجائے کرمنل جرائم پر توجہ دیں۔ دوسرا یہ کہ جرائم کا اندراج کرنے اور ان کی جانچ کرنے والے شعبہ کو امن و قانون کے قیام کی ذمہ داری سے الگ کرنے والے شعبہ سے الگ کردیا جائے۔ اس سے پولیس پر کام کا بوجھ بھی کم ہوگا اور ساتھ ہی مقدمہ درج کرانے والے لوگوں کی شکایات بھی دور ہو جائیں گی۔

حقوق انسانی کا نام نہاد علمبردار

امریکہ

ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر تو دیکھے

امریکہ کو موجودہ دنیا میں پوری انسانیت کی مسیحائی کا دعویٰ ہے اور وہ اپنے فرض کو عمل میں لانے کی کوشش ضرور کرتا ہے۔ امریکہ کو پوری دنیا میں حقوق انسانی کی صورتحال کی فکر دامن گیر رہتی ہے اور مختلف مقامات پر حقوق انسانی کی صورتحال پر اس کا رد عمل بھی سامنے آتا رہتا ہے۔ انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں پر کسی کی مدد روک دی جاتی ہے تو کسی کے خلاف پابندیاں عائد کردی جاتی ہیں۔ حالانکہ یہی امریکہ ہے جو اپنے مخصوص مفادات کے تحت دنیا کی مختلف آمریتوں کی پشت پناہی بھی کرتا ہے اور بظاہر جمہوریت اور جمہوری اداروں کا بڑا علمبردار بھی ہے۔ امریکہ پوری دنیا میں جمہوریت کے فروغ، جمہوری اقدار کے استحکام اور حقوق انسانی کے تحفظ کے لیے ہر طرف تحریک چلاتا ہے مگر یہ بھول جاتا ہے کہ اس کے ذریعہ اس کا کریڈٹ بھی اسی کو ملے گا۔ لیکن خود امریکہ میں انسانیت اور انسانی حقوق کی صورتحال کیا ہے بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حقوق انسانی کے سب سے بڑے علمبردار کے زیر سایہ انسانیت پوری طرح محفوظ و مامون ہوگی اور انسانی حقوق کی پامالی کا گمان بھی لوگوں کے دلوں میں نہیں گزرتا ہوگا لیکن ایسا نہیں ہے۔ امریکہ بھی اس دنیا کا ایک حصہ ہے، ناپسندیدہ سلوک اور انسانی حقوق کی پامالی کے واقعات وہاں بھی پیش آتے ہیں اور ذرائع ابلاغ میں وقتاً فوقتاً ایسی خبریں آتی رہتی ہیں جن سے امریکہ میں حقوق انسانی کی صورتحال پر روشنی پڑتی ہے۔

ابھی چند دنوں پہلے امریکہ کے فوجداری عدالتی نظام پر ایک سرکاری رپورٹ منظر عام پر آئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امریکہ کا وفاقی فوجداری عدالتی نظام اور اس کی مختلف ریاستوں کے فوجداری عدالتی نظام نسلی تعصب میں گرفتار ہیں۔ اس امریکی عدالتی نظام کے تحت وہاں کے کالوں، ہسپانیوں اور دیگر اقلیتوں کے ساتھ گوروں کے مقابلے متعصبانہ رویہ اختیار کیا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق امریکی شعبہ انصاف کالوں، ہسپانیوں اور دیگر اقلیتوں کے لیے دی جانے والی وفاقی سزائے موت کی سفارشات بلاچون و چرا تسلیم کرلیتا ہے جب کہ گوروں کے معاملے میں ایسا نہیں ہوتا۔ امریکی انتظامیہ کے ایک وکیل جس نے مذکورہ رپورٹ کے مندرجات عام لوگوں کے سامنے رکھے اور اس کے مطابق رپورٹ میں فراہم کردہ اعداد و شمار سنجیدہ توجہ کے طالب ہیں۔

مذکورہ سرکاری رپورٹ کے مطابق امریکہ میں اقلیتوں کو وفاقی سزائے موت کے نظام میں ان کے تناسب سے بہت زیادہ ہے حالانکہ ان کا جرم ... رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ کے سرکاری وکیلوں نے گزشتہ پانچ برس کے دوران جن ۱۸۳ افراد کے خلاف جو کہ اپنے

باقی صفحہ ۱۱ پر

فتنۂ قادیانیت کا قلع قمع کرنے کی غرض سے

الحاج محمد سعید لاری کی سرپرستی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کانپور کی تشکیل

مولانا متین الحق اسامہ قاسمی صدر اور حافظ عبد القدوس ہادی جنرل سکریٹری

کانپور، ... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد ... کوئی نبی ... نہیں ہوگا۔ "عقیدۂ ختم نبوت" دین اسلام کا بنیادی اور ضروری عقیدہ ہے اور ... تمام مسلمانوں کا ... عقیدہ ہے۔

لیکن یہ بات انتہائی تشویشناک ہے کہ گزشتہ چند برسوں سے ... کے مختلف ... علاقوں میں ... مرزا غلام احمد قادیانی ... [illegible]

... ضروری عقیدوں سے واقف کرانے کی غرض سے کانپور کے علماء کرام ... مساجد ... کے ساتھ ... "مجلس تحفظ ختم نبوت کانپور" کے نام سے ایک تنظیم تشکیل دی ... جامع مسجد اشرف آباد، جاجمؤ، کانپور ... اشاعت العلوم ... میں قائم کر دیا گیا ہے۔

الحاج محمد سعید صاحب لاری ... کی سرپرستی ... مجلس تحفظ ختم نبوت کانپور کے صدر مولانا متین الحق اسامہ قاسمی ... جنرل سکریٹری حافظ عبد القدوس ہادی صاحب ... منتخب کئے گئے ہیں۔

تنظیم کے دیگر عہدیداران اور ارکان کے نام اس طرح ہیں:

نائب صدور: ... [illegible]

سکریٹریان: ... [illegible]

خازن: ... [illegible]

اراکین: ... [illegible]

[illegible]

سیماپوری (دہلی) میں تحفظ ختم نبوت اجلاس کی تیاری

صوبائی مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی کی تجویز کے مطابق تحفظ ختم نبوت کا علاقائی اجلاس اس سال سیماپوری علاقہ میں کیا جانا طے کیا گیا ہے۔ اجلاس کی تیاریاں شروع کردی گئی ہیں۔ جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے ہمراہ دارالعلوم دیوبند سے آئے ہوئے دس علماء کرام نے ۲۹ ستمبر کو نماز جمعہ سے قبل سیماپوری کی مختلف مساجد میں تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر تقریریں کیں، جبکہ تقریباً ۳۰ مساجد میں اسی موضوع پر مقامی ائمہ کے بیانات ہوئے۔ ۶ اکتوبر میں بھی دارالعلوم دیوبند سے آئے ہوئے موضوع کے ماہر علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ علماء نے اپنے بیانات میں خاص طور پر قرآن و حدیث پاک کی روشنی میں یہ مسئلہ اجاگر کیا کہ قادیانیوں کا لاہوری گروپ بھی قادیانی گروپ کی طرح کافر اور امت سے علاحدہ اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کیونکہ وہ بھی مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح اور مہدی مانتا ہے۔

واضح رہے کہ ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو جامع مسجد سیماپوری کے وسیع میدان میں حضرت مولانا سید اسعد مدنی صاحب مدظلہ صدر جمعیۃ علماء ہند کی زیر صدارت تحفظ ختم نبوت کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ اجلاس کے صدر استقبالیہ جناب شمشاد عالم صاحب اور جناب مولانا محمد راحیل صاحب قاسمی امام و خطیب جامع مسجد سیماپوری نے بتایا کہ اجلاس میں مقامی علماء کرام کے علاوہ بیرونی علماء کرام کی بھی کثیر تعداد میں شرکت متوقع ہے۔

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کا صوبائی اجلاس عام

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کا صوبائی اجلاس عام ... ۲۰۰۰ء ... امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ صدر جمعیۃ علماء ہند ... منعقد ہو رہا ہے جس میں سیاسی، قومی ... ملک و ملت کو درپیش اہم مسائل پر غور و خوض کے بعد ... اہم فیصلے کئے جائیں گے۔

... فرزندان اسلام سے درخواست ہے کہ ... اس اجلاس عام کو کامیاب بنائیں۔ اس اجلاس میں ملک کی ... سیاسی ... شخصیتوں کی آمد بھی متوقع ہے۔

بقیہ: چرخوں کے پیچھے دیکھئے ...

[illegible]

نوٹس منجانب محکمہ شرعیہ ضلع بستی یوپی

[illegible]

(مولانا) ... صدر محکمہ شرعیہ ضلع بستی

... ستمبر ۲۰۰۰ء

سیلاب سے متاثرہ افراد کی ہر ممکن مدد کریں

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی اپیل

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے بنگال اور بہار کے بھیانک سیلاب ... پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے سیلاب سے متاثر افراد کی ضروری مدد ... کے لئے ... مرکزی سرکار کے رویے پر ... افسوس کرتے ہوئے ... تمام انسانیت نواز ... سے اپیل کی ہے کہ وہ انسانیت کے ناطے مصیبت زدوں کی ہر ممکن مدد کریں ... سیلاب سے متاثر افراد کی ضروری ... مدد کریں اور اللہ رب العزت کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں مصیبتوں سے بچایا ہے۔

بقیہ: انٹرویو محمد حامد انصاری صفحہ ۱۲ سے

بھی ہو سکتا ہے۔ وہاں پر تعلق ہو گئے تھے۔ میں نے استاف کی اور ایک میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے۔ ان کی ساتھ ساتھ ان کی طرف دوڑے۔ انھوں نے لوگوں کو پرامن رکھنے کی کوشش کی اور شرپسندوں کے پیچھے جانے کی حمایت کی۔ وہاں کچھ لوگوں کو بلانے میں کامیاب رہے کیونکہ ایک مشتعل ہجوم سامنے کے گیٹ پر موجود تھا۔

طلبہ کی تحریک، جس کا کورا ابھی تک جین کی کرانتی تھا، آئی ایس آئی کے الزام پر یونیورسٹی کو بند کیا گیا ...

اب یہ تحریک زیادہ وسیع بنیادوں پر ... یونیورسٹی کو ... حقیقت یہ ہے کہ جب پولیس نے ... طاقت کا استعمال ... انتظامیہ اور پولیس ...

سوال: کیا آپ پر یونیورسٹی کو بند کرنے کا دباؤ ہے؟

● یونیورسٹی پوری طرح ان چار طلبہ کے تعلق سے جواب دہ ہے ...

جانے چاہئے جو حق کے مطابق چل رہی ہے۔ ... انتظامیہ نے محسوس کیا کہ یونیورسٹی کو غیر طلبہ عناصر سے پاک کرنے کا ایک ...

بقیہ: کیا کھویا کیا پایا صفحہ ۱ سے

کے لئے امریکی حمایت حاصل کی جا سکتی ہے۔ خارجہ پالیسی کی کامیابی یہ نہیں ہے کہ امیر ملکوں سے کچھ قرض اور کچھ بخشش کی رقم حاصل کر لی جائے۔ خارجہ پالیسی کی کامیابی یہ ہے کہ بین الاقوامی معاملات میں ہماری بات کا وزن محسوس کیا جائے اور ہمیں یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ اس میدان میں ہم ناکام ہوئے ہیں۔

... حکومت کی کوئی کامیابی اگر کہی جا سکتی ہے تو یہ صرف اس کا باقی رہنا ہے ...

بقیہ: مغل حکمرانوں صفحہ ۵ سے

رعایا میں سے ان حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ ... محمد بن تغلق کے عہد حکومت میں ...

Original Tughlaq documents and their significance

جس میں ان فرمانوں کی تفصیل بیان ہے۔

بقیہ: امریکہ صفحہ ۹ سے

... سزائے موت ... امریکہ ... جرائم ...

بقیہ: یلغار صفحہ ۱۲ سے

... یونیورسٹی ... طلبہ ... پولیس ...

بقیہ: جواہر القرآن صفحہ ۱ سے

... حضور ... زکوٰۃ ... حضرت ابوبکر ... حضرت عمر ... حضرت عثمان ...

AL-JAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 9/10 October 2000
13-19.OCT 2000
R. N. I. NO. - [illegible]
Postal Registration No. - [illegible] 2000

یلغار

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ پر فرقہ پرستوں کی

جسے طلباء، اساتذہ اور انتظامیہ کے اتحاد نے ناکام بنا دیا

[illegible]

باقی صفحہ ۱۱ پر

ہم یونیورسٹی کو سیاسی گرداب میں ڈوبنے نہیں دیں گے

وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی جناب محمد حامد انصاری کا انٹرویو

[illegible]

باقی صفحہ ۱۱ پر

خریداروں سے ضروری گذارش

جن خریداروں کی طرف زر سالانہ باقی ہے۔ ان کو بار بار یاد دہانی کرائی جا چکی ہے۔ اب جلد از جلد آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جن خریداروں پر رقم بقایا ہے وہ

۳۱ اکتوبر ۲۰۰۰ء

تک دفتر کو ارسال کردیں بصورت دیگر ان کا اخبار بند کردیا جائے گا

منیجر

ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی

[illegible]

مدیر: محمد عثمان [illegible]

ملکیت: الجمعیۃ ٹرسٹ [illegible]

مقام اشاعت: [illegible]

[illegible]

مطبوعہ: [illegible]

[illegible] 4737 [illegible]

[illegible]

۱۴ اکتوبر سے ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۰ء کے دوران جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام اصلاح معاشرہ عشرہ منایا جا رہا ہے۔ جماعتی ارکان و رفقاء اپنے اپنے مقام پر اصلاح معاشرہ وفود کا بھرپور تعاون فرمائیں اور خود بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی اپیل